# Allama Iqbal Bal-e-Jibrail Ki Raushni mein

## B.A Urdu (Hons), part-ii, paper-iv

اردو کی جدید شاعری کی تاریخ میں اقبال کی شخصیت ایک غیر معمولی اہمیت کی حامل ہے کیونکہ اقبال نے موضوعات اور تکنیکی اسالیب دونوں ہی جہتوں سے اردو نظم کے دامن کو وسیع تر کیا ہے۔ اقبال سے پہلے ''انجمن پنجاب'' کے زیر اثر حالی اور آزاد کی تحریک پر موضوعاتی نظم نگاری کی تحریک چلائی گئی تھی لیکن اسے خاطر خواہ مقبولیت حاصل نہ ہوسکی۔ شرر اور اسمٰعیل میرٹھی نے کچھ نظمی تجربے کیے لیکن ان تجربوں کو بھی مقبولیت حاصل نہ ہوسکی۔ اقبال نے شخصی اور انفرادی طور پر نظم نگاری کے میلان کو اس طرح فروغ دیا کہ تھوڑے ہی دنوں میں غزل کا جادو ماند پڑ گیا۔ اور نظم نگاری کے شعار کو قبولیت حاصل ہوئی۔ اس کا ایک واضح سبب یہ بھی تھا کہ اقبال کی نظمیں ملک وملت کے معاملات ومسائل سے متعلق تھیں۔ اقبال نے اپنے عہد کی ملی زندگی کی پستی وغفلت، اضمحلال ومایوسی اور بے عملی کا بغور مشاہدہ کیا اور ملت اسلامیہ میں زندگی کی ایک نئی لہر رواں کرنے کی کامیاب کاوش کی۔ چنانچہ اپنی نظموں میں متعلقہ عہد کے اسلامی معاشرے کی ہمہ جہتی کی عکاسی کرتے ہوئے حیاتِ انسانی کو ایک نیا درس دیا ہے۔

''بال جبریل'' کی نظموں کے مطالعہ سے وضاحت ہوتی ہے کہ اقبال نے مشرق ومغرب کی کش مکش سے پیدا ہونے والے حالات کی وضاحت بھی کی ہے اور مختلف علامتوں اور استعاروں کے ذریعہ نوجوانوں میں ولولہ حیات اور زندگی کے جوش وعمل کو پیدا کرنے کی مخلصانہ جدوجہد بھی کی ہے۔ بلاشبہ ناقدین کا یہ خیال درست ہے کہ ''بال جبریل'' میں مضامین وموضوعات کا وہ تنوع نہیں جس سے بانگ درا مزین ہے لیکن اس کتاب میں علامہ اقبال کی تعلیمات زیادہ معین، زیادہ واضح اور زیادہ روشن نظر آتی ہے اور یہ بھی ان کے فطری کمالات کی دلآویزی اور معجز نمائی سے لبریز ہے۔ کیونکہ بال جبریل کے مطالعے کے دوران اگر اس بات کو ذہن نشیں کرلیا جائے کہ حقائق حیات کو شعر کے لباس میں پیش کرنا کوئی سہل فن نہیں ہے تبھی اہل دانش کو

اندازہ ہوسکے گا کہ بال جبریل میں اقبال نے عظمت کا کون سا زینہ طے کرلیا ہے۔ اور بال جبریل کی تعلیمات کا خلاصہ تو اس کے سرورق والے شعر ہی سے واضح ہوجاتا ہے:

اٹھ کے خورشید کا سامانِ سفر تازہ کریں
نفس سوختۂ شام وسحر تازہ کریں

یہاں اقبال زندگی کے نئے آفتاب کو نمود کا پیغام دے رہے ہیں تاکہ دنیا کی شام وسحر کی بے کیفی ختم ہو اور ان میں تازگی وشادابی کی نئی شان جلوہ گر ہوجائے۔ اقبال کی شاعری کے اسی اعلیٰ نصب العین نے ان کی نظموں کو قبولیت عام ہی کے ساتھ ساتھ ان کی شاعرانہ فنکاری کو ایک خاص دلکشی وتوانائی سے بھی ہم آہنگ رکھا ہے۔ اس کی مزید مثال کے لیے ان کی نظم فرمان خدا، فرشتوں کا گیت، ذوق وشوق، دین وسیاست، ساقی نامہ وغیرہ کے حوالے دیے جاسکتے ہیں۔

Dr. H M Imran

Deptt. of Urdu,

S S College, Jehanabad

Contact: 9868606178